باب 3

انتظامی نظام
(Administrative System)

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- 1973ء کے آئین کے تحت وفاق اور صوبوں کے فرائض واضح کر سکیں۔
2- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے فرائض میں فرق بیان کر سکیں۔
3- آزاد جموں و کشمیر اور شمالی علاقہ جات کا ڈھانچا اور فرائض جان سکیں۔
4- وفاقی و صوبائی حکومتوں کے باہمی تعلقات کی نوعیت کی نشان دہی کر سکیں۔
5- وفاق اور صوبوں کے باہمی تعلقات کی نوعیت بیان کر سکیں۔
6- صوبائی و مقامی حکومتوں کے مابین تعلقات کا تجزیہ کر سکیں۔
7- مقامی حکومت کے مختلف درجات کا ڈھانچا بیان سکیں۔
8- مختلف سطح پر مقامی حکومتوں کے فرائض جانچ سکیں۔

1973ء کے آئین کے تحت وفاق اور صوبوں کے فرائض
(Functions of Federation and Provinces in the Light of the Constitution of 1973)

1973ء کے آئین کے تحت وفاق اور صوبوں کے فرائض کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:۔

الف۔ وفاق کے فرائض (Functions of Federation)

i- وفاق اپنے تمام فرائض صدرِ پاکستان کے نام سے استعمال کرتا ہے اور وہی تمام فرائض طے کرتا ہے۔
ii- وفاق کے تمام فرائض وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کے ذریعے سے سرانجام پاتے ہیں۔
iii- وفاق کے تمام فرائض کی انجام دہی کے لیے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) قوانین بناتی ہے۔
iv- وفاق یونین کو قائم رکھتا ہے اور اپنی تمام اکائیوں کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔
v- وفاق اپنی تمام اکائیوں کو پالیسی سازی میں مشورہ دیتا ہے اور تمام اطلاعات مہیا کرتا ہے۔
vi- وفاق ملکی معیشت کو بحال رکھتا ہے اور ٹیکس عائد کرتا ہے۔
vii- وفاق اندرونی و بیرونی تجارت کو منظم کرتا ہے۔
viii- وفاق اندرونی امن و امان کا ذمہ دار ہوتا ہے اور ملکی آزادی کا تحفظ کرتا ہے۔
ix- وفاق عدالتی نظام قائم کرتا ہے اور تمام اکائیوں کو انصاف مہیا کرتا ہے۔
x- وفاق ملک کے دفاع کے لیے فوج رکھتا ہے اور ضرورت کے وقت جنگ کا اعلان کرتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

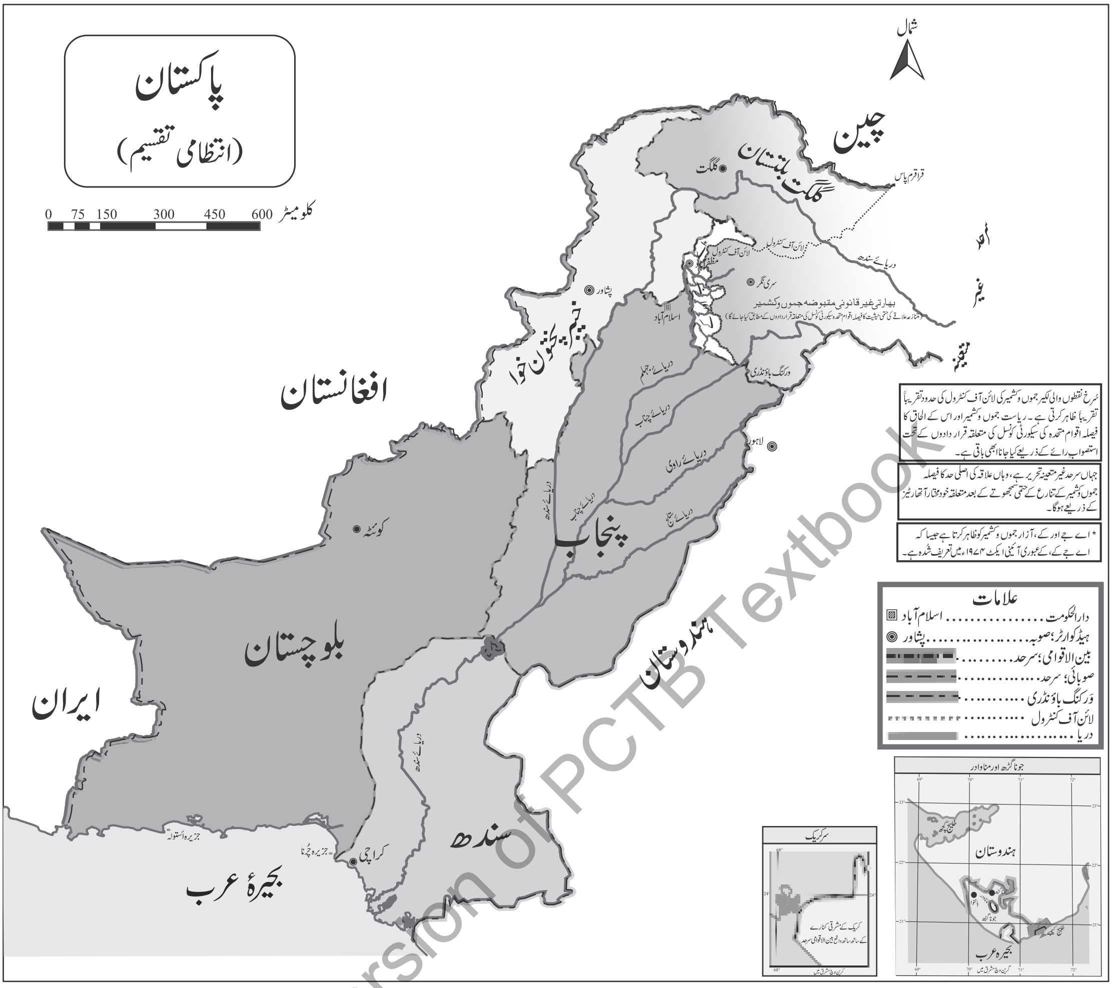

ب۔ صوبوں کے فرائض (Functions of Provinces)

- i- صوبے اپنے تمام فرائض گورنر کے نام سے استعمال کرتے ہیں اور وہی صوبے کے تمام امور طے کرتا ہے۔
- ii- صوبے اپنے تمام اختیارات وزیر اعلیٰ اور اس کی کابینہ کے ذریعے سے استعمال کرتے ہیں۔
- iii- صوبائی فرائض کی انجام دہی کے لیے متعلقہ صوبائی اسمبلیاں قوانین بناتی ہیں۔
- iii- صوبے اندرونی امن وامان کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔
- iv- صوبے معاشرتی خدمات یعنی تعلیم، صحت اور سماجی ترقی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔
- v- صوبے معاشی ترقی کے لیے زراعت وآبپاشی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور سڑکیں وغیرہ بناتے ہیں۔
- vi- صوبے، صوبائی انتظامی امور کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور ان کو بہتر بناتے ہیں۔
- vii- صوبے، صوبائی خزانہ کے نظام کو چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔
- viii- صوبے مقامی حکومتیں قائم کرتے ہیں اور ان کو بحال رکھتے ہیں۔ صوبے غربت میں کمی کے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔
- ix- صوبے وفاق کے ساتھ تعاون کرنے کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے فرائض میں فرق
(Difference between Functions of Central and Provincial Governments)

i- وفاقی حکومت کا دائرہ اختیار تمام ملک پر محیط ہوتا ہے جب کہ صوبائی حکومت کا اختیار متعلقہ صوبے تک محدود ہوتا ہے۔

ii- وفاق کا سربراہ منتخب صدر ہوتا ہے۔ جب کہ صوبے کا سربراہ گورنر ہوتا ہے جو صدر کا نامزد کردہ ہوتا ہے۔ وفاقی حکومت کے انتظامی امور وزیراعظم اور اس کی کابینہ چلاتے ہیں جب کہ صوبوں کے انتظامی امور وزیراعلیٰ اور اس کی کابینہ چلاتے ہیں۔

iii- وزیراعظم کا انتخاب قومی اسمبلی کرتی ہے۔ جب کہ وزیراعلیٰ کا انتخاب متعلقہ صوبائی اسمبلی کرتی ہے۔

iv- وزیراعظم قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے جب کہ وزیراعلیٰ متعلقہ صوبائی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔

v- وفاق میں صرف ایک وفاقی حکومت ہوتی ہے جب کہ پاکستان میں چار صوبائی حکومتیں، صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ، صوبہ بلوچستان، صوبہ خیبر پختونخوا اور آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کی وفاقی اکائیوں کی حکومتیں ہیں۔

vi- وزیراعلیٰ اپنے صوبے میں وہی فرائض سرانجام دیتا ہے جو وزیراعظم ملک میں سرانجام دیتا ہے۔

vii- وفاقی کابینہ وزیراعظم کی نگرانی میں کام کرتی ہے اور اُسی کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے اور صوبائی کابینہ متعلقہ وزیراعلیٰ کی زیر نگرانی کام کرتی ہے اور اسی کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔

viii- وفاقی ادارے وفاقی قوانین جو مجلس شوریٰ بناتی ہے، کے تحت چلتے ہیں جب کہ صوبائی ادارے صوبائی و مقامی قوانین جو صوبائی اسمبلیاں بناتی ہیں، کے تحت چلتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان کا صدر وفاق کا سربراہ ہوتا ہے۔ پارلیمانی نظام میں یہ غیر انتظامی عہدہ ہوتا ہے کیونکہ صدر، وزیراعظم کے مشورے پر عمل کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کا انتظامی ڈھانچا اور فرائض
(Administrative Structure and Functions of Azad Jammu and Kashmir and Gilgit Baltistan)

الف۔ آزاد جموں وکشمیر (Azad Jammu and Kashmir)

آزاد جموں وکشمیر کا اپنا منتخب صدر، وزیراعظم، قانون ساز اسمبلی اور سپریم کورٹ ہے جو ریاست کا نظام چلاتے ہیں۔

کشمیر کونسل (Kashmir Council)

کشمیر کونسل ریاست کا سب سے اعلیٰ ادارہ ہے جس کے 14 ارکان ہوتے ہیں جس میں 8 ارکان آزاد جموں وکشمیر سے ہوتے ہیں اور 6 ارکان حکومتِ پاکستان کے نمائندے ہوتے ہیں۔ آزاد جموں وکشمیر کے ارکان میں وہاں کے صدر، وزیراعظم اور کشمیر قانون ساز اسمبلی کے 6 ارکان شامل ہوتے ہیں۔ اس کا چیئرمین، وزیراعظم پاکستان ہوتا ہے۔ کونسل کو آزاد جموں وکشمیر کے اعلیٰ انتظامی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

صدر (President)

صدر آزاد جموں وکشمیر کا آئینی سربراہ ہوتا ہے جس کا انتخاب کشمیر قانون ساز اسمبلی پانچ سال کے لیے کرتی ہے۔

وزیراعظم (Prime Minister)

وزیراعظم ریاست کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ وزرا کی کونسل وزیراعظم کی نگرانی میں کام کرتی ہے اور اسی کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔ وزیراعظم ریاست کے تمام انتظامی امور کا ذمہ دار ہوتا ہے اور اسمبلی کے اعتماد تک اپنا عہدہ برقرار رکھ سکتا ہے۔

قانون ساز اسمبلی (Legislative Assembly)

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی ایک ایوان پر مشتمل ہے، جو مظفر آباد میں واقع ہے۔ اس ایوان کے 53 ارکان ہیں، جن میں 45 ارکان براہ راست آزاد کشمیر کے عوام کی رائے دہی سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ جب کہ 1 نشست علما، 1 ٹیکنوکریٹ، 1 بیرون ملک مقیم کشمیری اور 5 خواتین کے لیے مخصوص نشستیں ہیں۔ اسمبلی اپنے ارکان میں سے وزیراعظم، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کرتی ہے۔ اسمبلی تین قسم کے فرائض سرانجام دیتی ہے، قانون سازی، پالیسی بنانا اور بجٹ پاس کرنا۔ اسمبلی پانچ سال کے لیے براہِ راست منتخب ہوتی ہے۔

عدلیہ (Judiciary)

i آزاد جموں و کشمیر کی اپنی سپریم کورٹ ہوتی ہے جس میں چیف جسٹس اور تین جج ہوتے ہیں۔ جو تمام اپیلوں کا فیصلہ کرتی ہے۔

ii آزاد جموں و کشمیر کی ایک ہائی کورٹ ہے جس کے تین سرکٹ بنچ ہیں جو کوٹلی، میر پور اور راولا کوٹ میں کام کرتے ہیں۔ ہائی کورٹ ماتحت عدلیہ کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرتی ہے۔

ب۔ گلگت بلتستان (Gilgit Baltistan)

پاکستان پیپلز پارٹی نے 2009ء میں شمالی علاقہ جات کو گلگت بلتستان کا نام دے کر محدود خود مختاری دی۔ قانون ساز اسمبلی قائم کر کے اس کے الیکشن کروائے اور گلگت بلتستان کونسل قائم کی گئی۔ اس کا ڈھانچا مندرجہ ذیل ہے:۔

گلگت بلتستان کونسل (Gilgit Baltistan Council)

کونسل کے ارکان کی کل تعداد 12 ہے جس میں 6 ارکان وزیراعظم پاکستان نامزد کرتا ہے اور 6 ارکان کا انتخاب گلگت بلتستان کی قانون ساز اسمبلی کرتی ہے۔ یہ ایک انتظامی ادارہ ہے۔ گلگت بلتستان کونسل کا چیئرمین وزیراعظم پاکستان ہوتا ہے۔

گورنر (Governor)

گورنر صوبے کا آئینی سربراہ ہوتا ہے جس کا تقرر حکومت پاکستان کرتی ہے اور حکومت ہی کی صوابدید پر اپنا عہدہ قائم رکھ سکتا ہے۔

وزیراعلیٰ (Chief Minister)

وزیراعلیٰ انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے جس کا انتخاب گلگت بلتستان کی قانون ساز اسمبلی کثرت رائے سے کرتی ہے۔ وہ اسمبلی میں قائد ایوان اور اپنی کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے۔

قانون ساز اسمبلی (Legislative Assembly)

گلگت بلتستان کی قانون ساز اسمبلی ایک ایوان پر مشتمل ہے اور اس کے 33 ارکان ہیں۔ جن میں 24 براہ راست منتخب کردہ، 6 خواتین اور 3 ٹیکنوکریٹ ہوتے ہیں۔ قانون ساز اسمبلی اپنے ارکان میں سے وزیراعلیٰ، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کرتی ہے اور ریاست سے متعلق ہر قسم کی قانون سازی کرتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

عدلیہ (Judiciary)

گلگت بلتستان کی عدلیہ چیف کورٹ اور سپریم ایپلٹ کورٹ پر مشتمل ہے۔

چیف کورٹ (Chief Court)

چیف کورٹ کو 2009ء کے صدارتی حکم کے تحت اختیارات دیے گئے۔ اس کو چیف کورٹ آف اپیل بھی کہتے ہیں یہ تمام ریجن کی اپیلوں پر سماعت کرتی ہے۔ اس کا درجہ ہائی کورٹ کے برابر ہے۔ اس کے فیصلوں کے خلاف اپیل سپریم ایپلٹ کورٹ میں کی جاتی ہے۔

سپریم ایپلٹ کورٹ (Supreme Appellate Court)

سپریم ایپلٹ کورٹ ایک چیف جج اور دو ججوں پر مشتمل ہے۔ جن کا تقرر وزیر اعظم پاکستان تین سال کے لیے کرتا ہے۔ اس کا درجہ سپریم کورٹ کے برابر ہے اور چیف کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کا فیصلہ کرتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

گلگت بلتستان اب چودہ اضلاع پر مشتمل ہے۔ یہ خطہ اپنے خوبصورت نظاروں، دلکش وادیوں اور بُلند و بالا برفیلے پہاڑوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے تعلقات کی نوعیت
(Nature of the Relationship Between the Federal and Provincial Governments)

پاکستان ایک وفاقی پارلیمانی جمہوریہ ہے جس میں وفاقی اور صوبائی حکومتیں ہوتی ہیں۔ 1973ء آئین کے آرٹیکل 141 تا 159 وفاقی وصوبائی حکومتوں کے تعلقات کی نوعیت کو واضح کرتے ہیں۔

1- مشترکہ مفادات کی کونسل (Council of Common Interests)

مشترکہ مفادات کی کونسل وزیر اعظم، تمام وزرائے اعلیٰ اور تین وفاقی وزرا جن کو وفاقی حکومت نامزد کرے، پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان جھگڑوں کو نبٹاتی ہے اور وسائل کو تقسیم کرتی ہے۔ NFC ایوارڈ کا اجرا کرتی ہے۔ اگر کسی صوبائی حکومت کو کونسل کے فیصلوں پر اعتراض ہو تو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں بھیج سکتی ہے۔ اگر پانی کی تقسیم پر جھگڑا ہو تو کیس مشترکہ مفادات کی کونسل کے پاس حل کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ اگر پھر بھی مسئلہ حل نہ ہو سکے تو صدر کو کمیشن بنانے کا اختیار ہوتا ہے۔ جو اس مسئلہ کو حل کرتا ہے۔

2- نیشنل اکنامک کونسل (National Economic Council)

صدرِ پاکستان کو نیشنل اکنامک کونسل بنانے کا اختیار ہوتا ہے۔ وزیر اعظم اس کونسل کا چیئرمین اور تمام صوبائی وزرائے اعلیٰ اس کے ممبر ہوتے ہیں۔ جو ملک کی معاشی صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں اور وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو مناسب اقدام اٹھانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ یہ معاشی، معاشرتی اور تجارتی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں۔

3- قومی سلامتی کونسل (National Security Council)

قومی سلامتی کونسل کی صدارت وزیر اعظم کرتا ہے جو تمام ملک بشمول صوبوں کی سلامتی کے معاملات دیکھتی ہے اور ملکی سلامتی کی

پالیسیاں مرتب کرتی ہے جس پر عمل درآمد کرنا وفاقی اور صوبائی حکومتوں پر لازم ہوتا ہے۔

وفاق اور صوبوں میں دیگر تعلقات (Other Relations Between Federation & Provinces)

☆ آئین کے آرٹیکل 147 کے مطابق کوئی صوبائی حکومت اپنا اختیار وفاقی حکومت یا وفاقی ادارہ کو سونپ سکتی ہے۔ وفاقی حکومت یا وفاقی ادارہ وہ اختیار استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ 6 دن کے اندر متعلقہ صوبائی اسمبلی اس کی توثیق کرے۔

☆ اسی طرح وفاقی حکومت بھی اپنا اختیار صوبائی حکومتوں کو سونپ سکتی ہے بشرطیکہ صوبائی حکومت اس کی منظوری دے۔

☆ آئین کے آرٹیکل 148 کے مطابق صوبوں کے انتظامی اختیارات وفاقی حکومت استعمال کر سکتی ہے بشرطیکہ صوبائی حکومتوں کے مفاد کے خلاف نہ ہوں۔

☆ آئین کے آرٹیکل 149 کے مطابق صوبائی حکومتیں انتظامی اختیارات استعمال کر سکتی ہیں بشرطیکہ وفاقی حکومت کے انتظامی اختیارات سے ٹکراؤ نہ ہو۔

☆ آئین کے آرٹیکل 151 کے مطابق پورے پاکستان میں تجارتی سرگرمیاں آزادانہ طور پر سرانجام پا سکتی ہیں ان میں صوبائی حکومتیں کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) آزاد تجارتی پالیسی مرتب کر سکتی ہے اور ٹیکس لاگو کر سکتی ہے جو کہ تمام صوبوں میں یکساں لاگو ہوتے ہیں۔

☆ آئین کے آرٹیکل 152 کے مطابق وفاقی حکومت تمام صوبوں میں قومی منصوبوں کے لیے زمین حاصل کر سکتی ہے جس میں صوبائی حکومتیں مداخلت نہیں کر سکتیں۔

☆ آئین کے آرٹیکل 159 کے مطابق وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کو ریڈیو اور ٹی وی کے چینل لگانے سے انکار نہیں کر سکتی مگر ایسی صورت میں حکومت اپنی شرائط عائد کر سکتی ہے۔

وفاق اور صوبوں کے باہمی تعلقات
(Relations Between the Federation and the Provinces)

☆ وفاق، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ذریعے سے قانون سازی کرتا ہے جب کہ صوبے متعلقہ صوبائی اسمبلیوں کے ذریعے سے قانون سازی کرتے ہیں۔ 1973ء کے آئین کے تحت قانون سازی کے لیے وفاقی اور صوبائی فہرستیں بنی ہوئی ہیں۔

☆ اٹھارویں ترمیم کے بعد مشترکہ اموری فہرست کو ختم کر کے اس کے تمام امور صوبوں کے حوالے کر دیے گئے۔ مجلس شوریٰ وفاقی فہرست میں سے قانون سازی کر سکتی ہے جب کہ صوبائی اسمبلیاں صوبائی فہرست میں سے قانون سازی کر سکتی ہیں۔ مجلس شوریٰ کو وفاقی فہرست میں شامل کسی امر کے بارے میں بلا شرکت غیرے قوانین بنانے کا اختیار ہوگا اور صوبائی اسمبلیوں کو ان تمام امور میں قانون بنانے کا اختیار ہوگا جن کا ذکر وفاقی فہرست میں نہ کیا گیا ہو۔ مجلسِ شوریٰ کے پاس ایسے تمام معاملات میں قانون بنانے کا اختیار ہوگا جن کا تعلق وفاق کے ایسے علاقوں سے ہو جو کسی صوبے میں شامل نہ ہوں۔

☆ اگر ایک یا زیادہ صوبائی اسمبلیاں اس مضمون کی قرارداد منظور کریں کہ مجلسِ شوریٰ کسی ایسے معاملے کو جو آئین کی جدول چہارم میں دی گئی وفاقی فہرست میں درج نہ ہو، قانون کے ذریعے منضبط کرے تو مجلسِ شوریٰ کے لیے جائز ہوگا کہ وہ مذکورہ معاملے کو حل کرنے کے لیے ایک ایکٹ منظور کرے لیکن اس طرح منظور کردہ کسی ایکٹ میں ایسے صوبے کی بابت جس پر وہ اطلاق پذیر ہو تو مذکورہ اسمبلی ایکٹ کے ذریعے سے ترمیم یا تنسیخ کر سکتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

☆ ہر صوبہ انتظامی اختیارات اس طرح استعمال کرے گا جس سے وفاقی قوانین کی تعمیل کی ضمانت ملے جو اس صوبے میں اطلاق پذیر ہوں۔ وفاق کسی صوبے میں انتظامی اختیارات استعمال کرتے وقت صوبے کے مفادات کا لحاظ رکھے گا۔ نیز وفاق ہر صوبے میں مرکزی افسر شاہی کو متعین کرتا ہے تاکہ وفاق کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔

☆ وفاق، مجلسِ شوریٰ کے قوانین کے ذریعے سے ایک صوبہ سے کسی دوسرے صوبے میں یا پاکستان کے کسی حصے میں تجارت، بیوپار یا رابطہ کی آزادی پر ایسی پابندیاں عائد کر سکے گا جو مفاد عامہ کے لیے ضروری ہوں۔ وفاق کوئی ایسا قانون بنا سکے گا یا کوئی ایسی انتظامی کارروائی کر سکے گا جس سے صوبے میں کسی نوع یا کسی قسم کی اشیا کے داخلے یا اس صوبے سے برآمدگی پر پابندی عائد کی گئی ہو۔

☆ وفاق کی رضامندی سے کوئی صوبہ اپنی اسمبلی سے کوئی ایسا ایکٹ جو صحت عامہ، امن و امان، اخلاق عامہ، جانوروں یا پودوں کو بیماری سے محفوظ رکھنے یا اس صوبے میں کسی ضروری شے کی قلت کو روکنے یا کم کرنے کی غرض سے ہو، منظور کروا سکتا ہے۔

صوبائی و مقامی حکومتوں کے باہمی تعلقات
(Mutual Relationship Between Provincial and Local Governments)

Web Version of PCTB Textbook

☆ 1973ء کے آئین کی شق A-140 کے تحت پاکستان میں مقامی حکومتوں کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اس شق کے مطابق ہر صوبائی حکومت کے لیے لازم ہے کہ وہ مقامی حکومتیں قائم کرے اور اُن میں سیاسی، انتظامی اور معاشی اختیارات و ذمہ داریاں تقسیم کرے۔

☆ اگست 2001 میں صدارتی حکم کے تحت مقامی حکومتیں قائم کی گئیں اور سیاسی، انتظامی و معاشی اختیارات مقامی حکومتوں کو منتقل کیے گئے تاکہ عام شہری کو ضروری خدمات کے ضمن میں بااختیار بنایا جائے۔

☆ مقامی حکومتوں کے نظام میں وفاقی حکومت کے اختیارات جوں کے توں رہے۔ جب کہ صوبائی حکومتوں کے اختیارات اور ذمہ داریوں کو مقامی حکومتوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس نظام کے تحت کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ضلع مجسٹریٹ کے عہدوں کو ختم کر کے اختیارات ناظم و نائب ناظم کے حوالے کر دیے گئے۔ حالاں کہ کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ضلعی مجسٹریٹ صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اس طرح ضلعی انتظامیہ پر صوبوں کی بجائے مقامی حکومتوں کو کنٹرول حاصل ہو گیا۔

☆ اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت صوبائی حکومتوں نے اپنے اختیارات مقامی حکومتوں کو تفویض کیے تھے اس لیے صوبائی حکومتوں کو مقامی حکومتیں معطل کرنے کا اختیار حاصل تھا یعنی اپنا اختیار واپس بھی لے سکتی تھیں۔ مقامی حکومتوں کو اپنے وسائل بڑھانے کے لیے ٹیکس لگانے یا ٹیکس میں اضافہ کرنے کی اجازت بھی صوبائی حکومتوں سے لینا پڑتی تھی۔ اسی طرح مقامی حکومتوں میں اہم عہدوں پر افسران کا تقرر بھی صوبائی حکومتیں کیا کرتی تھیں۔

☆ اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت کوئی ضلعی حکومت ایسی نہ تھی جو خود مختار ہو یا جس پر صوبائی حکومت کو اختیار حاصل نہ ہو۔ اسی لیے جلد ہی مقامی حکومتوں کو ختم کر دیا گیا اور کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ضلع مجسٹریٹ کے عہدے بحال کر دیے گئے اور تمام اختیارات صوبائی حکومتوں کو واپس کر دیے گئے۔

☆ اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ میں ضلعی ناظم کا کردار بھی بڑا اہم تھا۔ وہ کسی نہ کسی سیاسی جماعت سے وابستہ تھا اسی لیے وہ فنڈ کی تقسیم بھی اپنی یا اپنی جماعت کی مرضی سے کرتا تھا۔ جس سے مقامی حکومتوں پر بُرے اثرات مرتب ہوئے اگر صوبہ میں مختلف سیاسی جماعت کی حکومت ہوتی تو ضلعی ناظم اپنا کام جاری نہ رکھ سکتا تھا اور مجبوراً اُسے مستعفی ہونا پڑتا تھا۔

☆ اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت ضلعی پولیس افسران کا تقرر بھی صوبائی حکومتیں کیا کرتی تھیں اور افسران کو کبھی یہ تاثر نہ دیا گیا کہ وہ مقامی حکومتوں کے ملازمین ہیں اور نہ ان کو مقامی حکومتوں کے احکامات ماننے کے لیے مجبور کیا گیا۔ ان کے تبادلہ کا اختیار بھی صوبائی حکومتوں کے پاس تھا۔ لہٰذا وہ صوبائی حکومتوں کے وفادار کے طور پر کام کرتے رہے۔

☆ جون 2005ء میں مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی لائی گئی اور مقامی حکومتوں کے اختیارات صوبوں کو دیے گئے۔ وزیر اعلیٰ تمام اختیارات کا حامل ہو گیا اور اُسے ضلعی ناظم یا ضلعی حکومت کی تجاویز کو مسترد کرنے اور ضلعی ناظم کو ہٹانے کا اختیار بھی حاصل ہو گیا۔

☆ ان تبدیلیوں کے ساتھ صوبائی حکومتیں صوبائی وسائل مقامی حکومتوں میں تقسیم کرنے کی پابند نہ رہیں۔ جب کہ مقامی حکومتوں کو اپنے منصوبے مکمل کرنے کے لیے مالی وسائل (فنڈز) کی ضرورت ہوتی تھی۔ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے مقامی حکومتوں کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے تھے۔

☆ اختیارات کی تقسیم کے منصوبہ کے تحت بہت سے محکمے ضلعی حکومتوں کے حوالے نہیں کیے گئے مثلاً پولیس کا محکمہ اور زراعت کا محکمہ جس سے مقامی و صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی کھینچا تانی شروع ہو گئی اور ان کے باہمی تعلقات خراب ہو گئے۔ دراصل دونوں حکومتیں مل کر کوئی کام کرنے کے لیے تیار نہ تھیں۔

مقامی حکومتوں کے مختلف درجات کا ڈھانچا
(Structure of Different Levels of Local Government)

1973ء کے آئین کے آرٹیکل 140-A کے تحت صوبائی حکومتوں پر لازم قرار پایا کہ وہ مقامی حکومتیں قائم کریں اور ان کو مالیاتی اور انتظامی اختیارات دیں۔ 2013ء میں تمام صوبوں نے مقامی حکومتوں کے قیام کے لیے ایکٹ پاس کیے جن کے مطابق دیہی علاقوں میں دو درجاتی نظام جب کہ خیبر پختونخوا میں تین درجاتی نظام قائم کیا گیا۔ جس میں ضلعی اور تحصیل یونین کونسل کی حکومتیں شامل ہیں جب کہ شہری علاقے میں تین درجاتی نظام بنایا گیا جس میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیاں شامل ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

دیہی علاقے (Rural Areas)

1- ویلیج نیبرہڈ/ یونین کونسل (Village Neighborhood/ Union Council)

یہ چیئرمین یا چیئرپرسن، وائس چیئرمین اور 6 جنرل کونسلرز پر مشتمل ہوتی ہے جن کا انتخاب عوام براہ راست پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں چار سال کے لیے جب کہ خیبر پختونخوا میں تین سال کے لیے کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ خواتین اور ایک ایک نوجوان، کسان اور غیر مسلم ہوتے ہیں۔ چیئرمین یا چیئرپرسن کونسل کا سربراہ ہوتا ہے اور اس کی غیر حاضری میں وائس چیئرمین یا چیئرپرسن فرائض سرانجام دیتا ہے۔

2- ضلع کونسل/تحصیل کونسل (District Council / Tehsil Council)

ضلع یا تحصیل کی تمام یونین کونسل یا ویلیج نیبرہڈ کونسل کے براہ راست منتخب کردہ چیئرمین بلحاظ عہدہ ضلع کونسل کے ممبر ہوتے ہیں ان کے علاوہ کم از کم 15 خواتین، 3 کسان، 5 غیر مسلم اور ایک نوجوان اور ٹیکنو کریٹ شامل ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں ضلع کونسل کی جگہ تحصیل کونسل کو اپنایا گیا ہے، جن کے ارکان اور چیئرمین کا انتخاب براہ راست ہوتا ہے۔

ضلع کونسل کے ارکان چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کرتے ہیں ضلع کونسل کی ایک کابینہ ہوتی ہے۔ جس کا سربراہ چیئرمین ہوتا ہے اور اس کے ارکان میں تعلیم، صحت، انتظامیہ کے ماہر اور ایک مذہبی عالم (سکالر) شامل ہوتے ہیں۔

Web version of PCTBTextbook

چیف آفیسر (Chief Officer)

چیف آفیسر ضلع کونسل کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتا ہے یہ سینئر سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ ضلع کے تمام محکموں کی نگرانی کرتا ہے اور ضلع کے تمام ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی بھی اسی کے ذمے ہے۔

شہری علاقے (Urban Areas)

1- میونسپل یا ٹاؤن کمیٹی (Municipal or Town Committee)

میونسپل یا ٹاؤن میں واقع تمام حلقوں (Wards) سے براہ راست منتخب کردہ ارکان (کونسلرز) بلحاظ عہدہ کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں ان کے علاوہ 5 خواتین، 3 غیر مسلم اور 2 لیبر ورکر اور ایک نوجوان شامل ہوتے ہیں۔

کمیٹی کے پہلے اجلاس میں چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ چیئرمین کمیٹی کا سربراہ ہوتا ہے اور اس کی غیر حاضری میں وائس چیئرمین کام کرتا ہے۔

چیف آفیسر (Chief Officer)

یہ چھوٹے درجے کا سرکاری ملازم ہوتا ہے، تمام محکموں میں رابطہ قائم کرتا ہے اور تمام امور کی نگرانی کرتا ہے۔

2- میونسپل کارپوریشن (Municipal Corporation)

میونسپل کارپوریشن میں واقع تمام میونسپل یا ٹاؤن کے براہ راست منتخب کردہ چیئرمین بلحاظ عہدہ کارپوریشن کے ممبر ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ 5 خواتین، 5 غیر مسلم، 2 ورکرز، 2 ٹیکنوکریٹ اور ایک نوجوان ممبر شامل ہوتے ہیں۔

کارپوریشن اپنے پہلے اجلاس میں میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب کرتی ہے۔ میئر کی غیر حاضری میں ڈپٹی میئر کام کرتا ہے۔

چیف آفیسر (Chief Officer)

چیف آفیسر درمیانہ درجہ کا سرکاری ملازم ہوتا ہے جو تمام محکموں میں رابطہ رکھتا ہے اور ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

3- میٹروپولیٹن کارپوریشن (Metropolitan Corporation)

میٹروپولیٹن کارپوریشن میں واقع تمام ٹاؤن کمیٹیوں کے براہ راست منتخب کردہ چیئرمین بلحاظ عہدہ کارپوریشن کے ممبر ہوتے ہیں ان کے علاوہ مخصوص نشستیں جن میں 25 خواتین، 5 ورکرز، 2 نوجوانوں اور 10 غیر مسلموں کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔ میٹروپولیٹن کے پہلے اجلاس میں لارڈ میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب مشترکہ پینل میں کارپوریشن کے موجود ارکان اکثریت سے کرتے ہیں۔ لارڈ میئر میٹروپولیٹن کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں ڈپٹی میئر کام کرتا ہے۔

چیف آفیسر (Chief Officer)

چیف آفیسر اعلیٰ درجہ کا سرکاری ملازم ہوتا ہے جو تمام محکموں کی نگرانی کرتا ہے اور تمام محکموں میں رابطہ قائم رکھتا ہے اور ترقیاتی کاموں کی نگرانی بھی اِسی کے ذمہ ہوتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

مختلف سطح پر مقامی حکومتوں کے فرائض
(Functions of Local Governments at Various Levels)

1- یونین کونسل/ ویلیج نیبر ہڈ کونسل کے فرائض
(Functions of the Union Council / Village Neighbourhood Council)

(i) کونسل کا بجٹ منظور کرنا اور ٹیکس یا فیس کی منظوری دینا۔

(ii) پنچائت کے ممبر مقرر کرنا اور ان کی کارکردگی کی نگرانی کرنا۔

(iii) عوامی راستے، گلیاں، قبرستان، باغ اور کھیلوں کے میدان کو بحال کرنا۔

(iv) عوامی راستوں اور گلیوں میں روشنی کا بندوبست کرنا۔

(v) پینے کے پانی کے لیے کنویں، ٹیوب ویل اور پانی کے ٹینک وغیرہ قائم کرنا اور اُن کو بحال رکھنا۔

(vi) مویشیوں کے لیے چراگاہوں اور پینے کے پانی کا بندوبست کرنا۔

(vii) متعلقہ علاقے کے رہائشیوں کی صحت اور ان کے تحفظ کا بندوبست کرنا۔

(viii) ضلع کونسل کی منظوری سے صنعت، زراعت اور تجارتی مارکیٹوں کا بندوبست کرنا۔

(ix) یونین یا ویلیج کونسل کے قوانین اور بائی لاز کو لاگو کرنا۔

Web Version of PCTB Textbook

2- ضلع یا تحصیل کونسل کے فرائض (Functions of District or Tehsil Council)

(i) بائی لاز اور ٹیکسوں کی منظوری دینا اور سالانہ بجٹ منظور کرنا اور لاگو کرنا۔

(ii) شہریوں میں فلاحی کاموں اور معاشرتی اصلاح کا جذبہ پیدا کرنا۔

(iii) ضلع یا تحصیل کے افسران کی کارکردگی کا جائزہ لینا۔

(iv) عوامی سڑکوں اور راستوں سے تجاوزات ہٹانا اور روشنی کا بندوبست کرنا۔

(v) مویشی منڈیاں اور عوامی میلے منعقد کرنا اور کھیلوں کا بندوبست کرنا۔

(vi) طوفان، سیلاب، زلزلہ اور دیگر قدرتی آفات کی صورت میں لوگوں کی مدد کرنا۔

(vii) یتیموں، بیواؤں، نادار اور معذور لوگوں کی مدد کرنا۔

(viii) دیہی علاقوں میں پینے کے پانی اور کھیتوں میں پانی مہیا کرنے کے لیے یونین کونسلوں کی مدد کرنا۔

(ix) پلوں اور دیگر عوامی عمارتوں کی تعمیر کرنا۔

(x) صنعت، زراعت اور تجارتی مارکیٹوں کے لیے زمین مہیا کرنا۔

(xi) ضلع کی ترقی کے لیے دیگر سرگرمیاں انجام دینا۔

3- میونسپل یا ٹاؤن کمیٹی کے فرائض (Functions of Municipal or Town Committee)

(i) ترقیاتی منصوبے بنانا، ان کی منظوری دینا اور ان کے لیے مالیات کا بندوبست کرنا۔

(ii) مقامی زمینوں کی تقسیم اور اُن کے استعمال کا بندوبست کرنا۔

(iii) صنعت، زراعت اور تجارتی مارکیٹوں کے لیے زمین مہیا کرنا اور ان کا بندوبست کرنا۔

(iv) پارک بنانا کھیلوں کے لیے میدان اور قبرستانوں کے لیے جگہ مخصوص کرنا۔

(v) سڑکوں اور گلیوں کا بندوبست کرنا اور اُن کو بحال رکھنا۔

(vi) پینے کے پانی کا بندوبست کرنا اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام کرنا۔

(vii) ٹیکس اور فیسوں کی منظوری دینا اور اُن کو وصول کرنا۔

(viii) مویشی منڈیاں قائم کرنا اور مویشی میلے منعقد کرنا۔

(ix) کھیلوں کے میدان کا بندوبست کرنا اور ثقافتی میلے منعقد کرنا۔

(x) میونسپل قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا۔

(xi) میونسپل کمیٹی کے لیے قوانین اور بائی لاز بنانا اور ان کو لاگو کرنا۔

میٹروپولیٹن/ میونسپل کارپوریشن کے فرائض
(Functions of the Metropolitan/ Municipal Corporation)

(i) زمین کے منصوبے، ماحولیات کے منصوبے اور شہری منصوبوں کی منظوری دینا۔

(ii) قوانین اور بائی لاز کی منظوری دینا اور ان کو لاگو کرنا۔

(iii) رہائشی کالونیاں، مارکیٹیں، سڑکیں اور عوامی مفادات کے منصوبے بنانا اور لاگو کرنا۔

(iv) عوامی ٹریفک کے نظام کو درست کرنا، پُل، فلائی اوور، انڈر پاس بنانا اور بحال رکھنا، علاقے کو خوبصورت بنانا اور بحال رکھنا۔

(v) پینے کے پانی کے ذخائر بنانا اور بحال رکھنا، گندے پانی کے اخراج کا بندوبست کرنا۔

(vi) صنعت، زراعت اور مارکیٹوں کے لیے جگہ مہیا کرنا، پارک بنانا اور انھیں بحال رکھنا اور ٹرانسپورٹ کا بندوبست کرنا۔

(vii) میونسپل قوانین اور بائی لاز بنانا اور لاگو کرنا۔

(viii) شہری علاقوں میں سڑکوں اور راستوں سے تجاوزات ہٹانا اور ماحولیات کو بحال رکھنا۔

(ix) لائبریریاں، عجائب گھر اور مصوری کے مراکز قائم کرنا اور بحال رکھنا۔

(x) بجٹ بنانا اور منظور کرنا، منصوبے بنانا اور ان کے لیے رقوم فراہم کرنا، ٹیکسوں اور فیسوں کی منظوری دینا اور وصول کرنا۔

(xi) کھیلوں کا بندوبست کرنا اور ثقافتی میلوں اور مویشی منڈیوں کو منعقد کرنے کے لیے بندوبست کرنا۔

(xii) ہر قسم کے لائسنس، پرمٹ اور اجازت نامے جاری کرنا۔

(xiii) بیواؤں، یتیموں، معذوروں اور قدرتی آفات کے متاثرین کی مدد کرنا۔

(xiv) میونسپل قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا۔

Web Version of PCTB Textbook

سوالات

1۔ ذیل میں دیے گئے چار جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-i وفاق جس کے نام سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے:

(الف) گورنر (ب) صدر (ج) لارڈ میئر (د) میئر

-ii صوبائی فرائض کی انجام دہی کے لیے جو ادارہ قانون سازی کرتا ہے:

الف۔ قومی اسمبلی (ب) سینٹ (ج) صوبائی اسمبلی (د) مقامی حکومتیں

-iii کشمیر کونسل کے ارکان کی تعداد ہے:

(الف) 12 (ب) 14 (ج) 16 (د) 18

-iv گلگت بلتستان کونسل کے ارکان کی تعداد ہے:

(الف) 12 (ب) 14 (ج) 16 (د) 18

v آزاد جموں و کشمیر کی سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد ہے:

(الف) 3 (ب) 4 (ج) 5 (د) 6

vi پاکستان کی قومی سلامتی کونسل کی صدارت کرتا ہے:

(الف) صدر (ب) وزیر اعظم (ج) چیف آف آرمی سٹاف (د) چیف آف ائیر سٹاف

vii 1973ء کے آئین کی جس شق کے تحت مقامی حکومتوں کو تحفظ دیا گیا ہے:

(الف) 140-A (ب) 140-B (ج) 140-C (د) 140-D

-viii پاکستان میں مقامی حکومتوں کے نظام میں تبدیلی لائی گئی:

(الف) 2001ء میں (ب) 2003ء میں (ج) 2005ء میں (د) 2007ء میں

-ix مقامی حکومتوں کے دیہی علاقوں کے نظام کے درجے ہیں:

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

-x میٹروپولیٹن کارپوریشن کا سربراہ ہوتا ہے:

(الف) چیئرمین (ب) چیئرپرسن (ج) لارڈ میئر (د) میئر

-2 مختصر جواب دیں۔

-i کشمیر کونسل کے ممبران کی تعداد بتائیں۔

-ii گلگت بلتستان کونسل کا چیئرمین کون ہوتا ہے؟

-iii کون سے آرٹیکل کے تحت صوبائی حکومتیں انتظامی اختیار استعمال کرتی ہیں؟ تجزیہ کریں۔

-iv مقامی حکومتیں کب قائم کی گئیں؟

Web Version of PCTB Textbook

-v مقامی حکومتوں کے مختلف درجات بتائیں۔

-vi چیف آفیسر کیا فرائض سرانجام دیتا ہے؟

-vii آزاد جموں وکشمیر کے صدر کی حیثیت بتائیں۔

-viii سپریم ایپلٹ کورٹ کہاں قائم کی گئی ہے؟

-3 تفصیل سے جواب دیں۔

-i 1973ء کے آئین کے تحت وفاق کے فرائض بیان کریں۔

-ii گلگت بلتستان کا انتظامی ڈھانچا اور فرائض بیان کریں۔

-iii وفاقی وصوبائی حکومتوں کے تعلق کی نوعیت کا تجزیہ کریں۔

-iv صوبائی ومقامی حکومتوں کے باہمی تعلقات واضح کریں۔

-v پاکستان میں صوبوں کے فرائض کا جائزہ لیں۔

-vi پاکستان میں ضلعی یا تحصیل کونسل کے فرائض بیان کریں۔

-vii پاکستان میں میٹروپولیٹن کارپوریشن کے فرائض واضح کریں۔

سرگرمیاں

-i پاکستان میں میونسپل کارپوریشن کے فرائض پر مباحثہ کروائیں طلبہ کو ضلع کونسل کی کارروائی دکھائیں اور اس پر ایک رپورٹ تیار کروائیں۔

-ii طلبہ کے دو گروپ بنا کر ان سے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے ڈھانچوں کا چارٹ بنوائیں۔

Web Version of PCTB Textbook